کرسی پر بیٹھا ہوا معذور شخص نماز میں سجدہ کے لیے کیا کرے؟

﴿ حضرت مولانا ڈاکٹر مفتی عبد الواحد صاحب، اُستاذ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید ﴾

جو شخص کھڑے ہونے کی طاقت نہیں رکھتا وہ بیٹھ کر نماز پڑھے۔ بیٹھنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ زمین یا تخت پر دوزانو ہو کر بیٹھے۔ بیٹھ کر نماز پڑھنے والا سر اور کمر کو جھکا کر رکوع کرے اور عام طریقے سے زمین یا تخت پر سجدہ کرے۔ اگر زمین پر سجدہ نہ کر سکے اور زمین پر رکھی ہوئی نو اِنچ اُونچی تپائی پر سجدہ کر سکے تو اُس پر سجدہ کرے۔

جو شخص زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا وہ کھڑے ہو کر بھی اور زمین پر بیٹھ کر بھی اور کرسی پر بیٹھ کر بھی اشارہ سے رکوع و سجود کر سکتا ہے لیکن اُس کے لیے زمین یا تخت پر بیٹھ کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔

دیکھنے میں آیا ہے کہ کرسی پر بیٹھ کر نماز پڑھنے والے اپنے سامنے لگے ہوئے ڈیسک پر یا سامنے رکھی ہوئی میز پر سجدہ کرتے ہیں۔ یہ سجدہ کرنا صحیح نہیں اور یہ سجدہ نہیں اشارہ سمجھا جائے گا، اس لیے اگرچہ نماز ہو جائے گی لیکن طریقہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے اشارہ کرنے پر ہی اکتفا کیا جائے۔

بعض حضرات کرسی پر بیٹھ کر سامنے کے ڈیسک یا میز پر سجدہ کرنے کے ضروری ہونے کا فتویٰ دیتے ہیں، ہمیں اُن سے اتفاق نہیں۔ اس لیے اہلِ علم حضرات کے غور و فکر کے لیے مندرجہ ذیل مضمون پیشِ خدمت ہے۔ (عبد الواحد غفرلہٗ)

بسم اللّٰہ حامدا و مصلیا !

اِس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے پہلے اِس بات کو معلوم کرنا ہوگا کہ اصطلاحِ نماز میں قعود کس کو کہتے ہیں؟

قیام، رکوع، قعود اور اَقرب الی القعود باہم متغایر ہیئتیں ہیں :

وَاِنَّمَا قُلْنَا اِنَّهُمَا (اَىِ الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ) مُتَغَايِرَانِ بِدَلِيْلِ الْحُكْمِ وَالْحَقِيْقَةِ. اَمَّاالْحَقِيْقَةُ فَلِاَنَّ الْقِيَامَ اِسْمٌ لِمَعْنَيَيْنِ وَهُمَاالْاِنْتِصَابَانِ فِى النِّصْفِ الْاَعْلٰى وَالنِّصْفِ الْاَسْفَلِ. فَلَوْ تبَدَّلَ الْاِنْتِصَابُ فِى النِّصْفِ الْاَعْلٰى بِمَا يُضَادُّهٗ وَهُوَالْاِنْحِنَآءُ سُمِّىَ رُكُوْعًا لِوُجُوْدِ الْاِنْحِنَآءِ لِاَنَّهٗ فِى اللُّغَةِ عِبَارَةٌ عَنِ الْاِنْحِنَآءِ مِنْ غَيْرِ اِعْتِبَارِ النِّصْفِ الْاَسْفَلِ لِاَنَّ ذٰلِكَ وَقَعَ وِفَاقًا فَاَمَّا هُوَ فِى اللُّغَةِ فَاسْمٌ لِّشَىْءٍ وَّاحِدٍ فَحَسْبُ وَهُوَ الْاِنْحِنَآءُ .

وَلَوْتَبَدَّلَ الْاِنْتِصَابُ فِى النِّصْفِ الْاَسْفَلِ بِمَا يُضَادُّهٗ وَهُوَ انْضِمَامُ الرِّجْلَيْنِ وَاِلْصَاقُ الْاِلْيَةِ بِالْاَرْضِ يُسَمّٰى قُعُوْدًا فَكَانَ الْقُعُوْدُ اِسْمًا لِمَعْنَيَيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ فِىْ مَحَلَّيْنِ مُخْتَلِفَيْنِ وَهُمَا الْاِنْتِصَابُ فِى النِّصْفِ الْاَعْلٰى وَالْاِنْضِمَامُ وَالْاِسْتِقْرَارُ عَلَى الْاَرْضِ فِى النِّصْفِ الْاَسْفَلِ فَكَانَ الْقُعُوْدُ مُضَادًّا لِّلْقِيَامِ فِىْ اَحَدِ مَعْنَيَيْهِ وَكَذَا الرُّكُوْعُ وَالرُّكُوْعُ مَعَ الْقُعُوْدِ يُضَادُّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا لِلْاٰخَرِ بِمَعْنٰى وَاحِدٍ وَهُوَ صِفَةُ النِّصْفِ الْاَعْلٰى. وَاسْمٌ لِّمَعْنَيَيْنِ يَفُوْتُ بِالْكُلِّيَّةِ بِوُجُوْدِ مُضَادِّ اَحَدِ مَعْنَيَيْهِ كَالْبُلُوْغِ وَالْيُتْمِ فَيَفُوْتُ الْقِيَامُ بِوُجُوْدِ الْقُعُوْدِ اَوِ الرُّكُوْعِ بِالْكُلِّيَّةِ وَلِهٰذَا لَوْ قَالَ قَائِلٌ مَّاقُمْتُ بَلْ قَعَدْتُّ وَمَا اَدْرَكْتُ الْقِيَامَ بَلْ اَدْرَكْتُ الرُّكُوْعَ لَمْ يُعَدَّ مُنَاقِضًا فِىْ كَلَامِهٖ . (بدائع الصنائع ج ا ص ۱۴۲)

اِس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ حقیقت کے اعتبار سے قیام اور قعود کے درمیان بھی تغایر ہے اور قیام اور رکوع کے درمیان بھی مغایرت ہے۔ قیام میں جسم کا نصفِ اعلٰی اور نصفِ اسفل دونوں ہی سیدھے اور کھڑے ہوتے ہیں جبکہ قعود میں یہ چار چیزیں ہوتی ہیں یعنی اِلْصَاقُ اِلْیَۃٍ بِالْاَرْضِ، اِنْضِمَامُ رِجْلَیْنِ، اِسْتِقْرَارٌ عَلَی الْاَرْضِ اور جسم کے نصفِ اعلٰی کا سیدھا کھڑا ہونا اور رکوع میں نصفِ اسفل تو سیدھا ہوتا ہے لیکن نصفِ اعلٰی جھکا ہوا ہوتا ہے۔ غرض نماز کی یہ تین ہیئتیں یعنی قیام، قعود اور رکوع آپس میں متغایر ہیں۔

قعود میں اِلْصَاقُ اِلْیَۃِ بِالْاَرْضِ میں حدیث کی رُو سے ''تَوَرُّکْ'' اور ''تَرَبُّعْ'' بھی شامل ہیں جن میں ''اِلْصَاقْ'' زمین کے ساتھ ہوتا ہے اور مسنون نشست بھی شامل ہے جس میں ''اِلْیَتَیْنِ'' ایک پاؤں پر ہوتے ہیں اور ''اِقْعَاءْ'' بھی ہے جس میں دونوں پاؤں کھڑے کرکے آدمی ایڑیوں پر بیٹھتا ہے۔

اِن تین کے علاوہ نماز کی دو ہیئتیں اور ہیں۔ایک اَقْرَبْ اِلَی الْقِیَامِ کی اور دوسری اَقْرَبْ اِلَی الْقُعُوْدِ کی۔اَقْرَبْ اِلَی الْقِیَامِ کی ہیئت اُس وقت ہوتی ہے جب اِسْتَوَی النِّصْفُ الْاَسْفَلُ وَظَهَرَ بَعْدَ مُنْحَنٍ اور اَقْرَبْ اِلَی الْقُعُوْدِ کی ہیئت اُس وقت ہوتی ہے جب لَمْ یَسْتَوِ النِّصْفُ الْاَسْفَلُ .

غرض جب تک ٹانگیں بالکل سیدھی نہ ہوں اور گھٹنے بالکل نہ کھل جائیں اقرب الی القعود کی ہیئت ہے اور اِس ہیئت کا قعود کی ہیئت سے تغایر بالکل بدیہی ہے۔لیکن اِس ہیئت میں نہ الصاق الیۃ بِالْاَرْضِ ہے نہ استقرار علی الارض ہے اور نہ ہی انضمام رجلین کی وہ کیفیت ہے جو قعود میں ہوتی ہے۔

علامہ سعدی چلپی رحمہ اللہ فتح القدیر پر اپنے حاشیہ میں لکھتے ہیں :

'' یُمْکِنُ اَنْ یُّفَرَّقَ بَیْنَھُمَا بِاَنَّ الْقُرْبَ مِنَ الْقُعُوْدِ وَاِنْ جَازَ اَنْ یُّعْطٰی لَہٗ حُکْمُ الْقَاعِدِ اِلَّا اَنَّہٗ لَیْسَ بِقَاعِدٍ حَقِیْقَۃً فَاعْتُبِرَ جَانِبُ الْحَقِیْقَۃِ فِیْمَا اِذَا سَھَا عَنِ الثَّانِیَۃِ . (فتح القدیر باب سجود السھو)

کرسی پر بیٹھنے کی ہیئت اَقرب الی القعود کی ہے قعود کی نہیں :

یہ جاننے کے بعد کہ قیام، رکوع، قعود اور اقرب الی القعودِ کی ہیئتیں ایک دوسرے کے مغایر ہیں۔اَب یہ سمجھئے کہ کرسی پر یا کسی پائپ پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے کی ہیئت اَقْرَبْ اِلَی الْقُعُوْدِ کی ہیئت ہے کیونکہ اِس پر قعود کی تعریف صادق نہیں آتی اور کرسی اور پائپ درحقیقت اَقْرَبْ اِلَی الْقُعُوْدِ کی اُس ہیئت کی بقاء کے لیے سہارا ہے۔سہارے کے لگنے سے ہیئت کی حقیقت بدل نہیں گئی کہ اَقْرَبْ اِلَی الْقُعُوْدِ بدل کر قعود بن گیا ہو۔

تنبیہ :

عام طور سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ قعود میں اصل دارومدار اِلْصَاقُ اِلْیَۃِ یعنی سرین کا نشست گاہ سے

اتصال پر ہے۔ پھر خواہ تخت و زمین پر بیٹھے ہوں یا کرسی پر یا کسی پتلے پائپ پر بیٹھے ہوں اور اگر زمین پر بیٹھے ہوں تو خواہ ٹانگیں جوڑ کر بیٹھے ہوں یا ٹانگیں پھیلا کر سب کی سب قعود کی ہیئت میں شامل ہیں۔

اِس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ علامہ کاسانی رحمہ اللہ نے اُوپر قعود کی حقیقت ذکر کی ہے۔ اور اِس وجہ سے کہ کوئی زمین پر بیٹھ کر اپنی ٹانگیں پھیلا لے تب بھی اُس کو قعود کہتے ہیں۔ اگر اِنْضِمَامِ رِجْلَیْنِ کو حقیقت میں شامل نہ بھی کریں تب بھی اِلْصَاقُ اِلْیَۃِ بِالْاَرْضِ اور اِسْتِقْرَارٌ عَلَی الْاَرْضِ تو اِس کی حقیقت میں شامل ہیں۔

اِس جواب کا حاصل یہ ہے کہ ایک ہی سطح پر خواہ وہ سطح زمین کی ہو یا تخت کی ہو یا چبوترے کی ہو اِلْصَاقُ اِلْیَۃِ بھی ہو اور استقرار بھی ہو اور چونکہ استقرار کے لیے ٹانگوں اور قدمین کے زور اور جماؤ کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہٰذا اسی سطح پر ٹانگوں اور قدمین کا زور اور جماؤ بھی ہو ورنہ سطح زمین کے ساتھ اِلْصَاقُ اِلْیَۃِ ہو لیکن کمر اور ٹانگیں اُٹھی ہوئی ہوں تو اِس کے باوجود کہ اِلْصَاقُ اِلْیَۃِ بِالْاَرْضِ بھی ہے اور نصف اعلیٰ کا انتصاب بھی ہے اِس کو قعود نہیں کہا جاتا نہ عرفاً اور نہ شرعاً۔

اگر یہ کہا جائے کہ کرسی بھی سہارا ہے اور اِس کے واسطے سے آدمی کا زمین پر ہی استقرار ہوتا ہے تو اِس کا جواب یہ ہے کہ ہم اُوپر یہ ثابت کر چکے ہیں کہ قعود کی مذکور حقیقت کی روشنی میں وہ استقرار مراد ہے جس میں اِلْصَاقُ اِلْیَۃِ اور قدمین کا اِتصال ایک سطح کے ساتھ ہو۔ علاوہ ازیں شرع میں اِس کی نظیر بھی موجود ہے اور وہ ہے رَاکِبٌ عَلَی الدَّابَّۃِ کی۔ کہ وہ کرسی پر بیٹھنے کی مثل دابہ پر بیٹھا ہوتا ہے لیکن دابہ کے واسطے کے باوجود اِس کو اصطلاحِ نماز میں قاعد شمار نہیں کیا جاتا اور قاعد سے اس کے احکام جدا ہیں کہ اِس کے لیے رکوع اور سجود میں اشارہ متعین ہے۔

کرسی پر بیٹھا ہوا شخص رکوع و سجود میں اِشارہ کرے میز پر اُس کے لیے سجدہ نہیں ہے :

جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ کرسی پر بیٹھنے کی ہیئت قعود کی نہیں اَقْرَبُ اِلَی الْقُعُوْدِ کی ہے تو اَب یہ سمجھئے کہ اَقْرَبُ اِلَی الْقُعُوْدِ کی ہیئت میں رکوع و سجود کے لیے اِشارہ کرنا متعین ہے۔ سامنے میز رکھ کر یا کرسی کے ساتھ لگی ہوئی میز پر سجدہ کرنا صحیح نہیں۔ اگر سجدہ کیا تو وہ سجدہ نہیں ہوگا بلکہ اِشارہ ہی شمار ہوگا۔ لہٰذا کرسی پر بیٹھا ہوا شخص صرف اِشارہ سے نماز پڑھے۔ ہماری اس بات کی تائید مندرجہ ذیل حوالوں سے

ہوتی ہے :

1- وَاِنْ کَانَ مَوْضَعُ السُّجُوْدِ اَرْفَعُ مِنْ مَّوْضَعِ الْقَدَمَیْنِ بِقَدْرِ لَبِنَةٍ اَوْ لَبِنَتَیْنِ مَنْصُوْبَتَیْنِ جَازَ وَاِنْ زَادَ لَمْ یَجُزْ . (عالمگیری ص ۷۰ ج۱)

اِس جزئیہ میں اگر موضع قدمین سے حقیقی معنی مراد لیں تو کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنے والے معذور کے لیے سجدہ کرنا متعذر اور تقریباً ناممکن ہے اور اگر مجازی معنی یعنی کرسی کی نشست گاہ مراد ہو تو اِس کے لیے دلیل چاہیے جو موجود نہیں۔

2- وَلَوْ صَلّٰی عَلَی الدُّکَانِ وَاَدْلٰی رِجْلَیْهِ عَنِ الدُّکَانِ عِنْدَ السُّجُوْدِ لَایَجُوْزُ وَکَذَا عَلَی السَّرِیْرِ اِذَا اَدْلٰی رِجْلَیْهِ عَنْهُ لَایَجُوْزُ . (الجوهرة النیرة ص ۶۳ ج۱)

مطلب یہ ہے کہ چبوترے یا تخت پر نماز پڑھتے ہوئے سجدے میں جاتے ہوئے اگر آدمی اپنی ٹانگیں چبوترے یا تخت سے باہر لٹکا لے خواہ پیچھے کو یا آگے کو تو اُس کا سجدہ صحیح نہ ہوگا۔

3- مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

''کرسی پر پاؤں لٹکا کر بیٹھنا اور ٹیبل پر سجدہ کے لیے سر جھکانا جائز نہیں''۔

(کفایت المفتی ص۴۲۲ ج۳)

4- مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

''بعض لوگوں نے یہ مسئلہ گھڑ رکھا ہے کہ تشہد میں بیٹھنا ہی ضروری نہیں۔ بس (ریل میں سیٹ پر) پاؤں لٹکا کر بیٹھ گئے اور اطمینان سے دوسرے تختہ (یعنی سیٹ) پر ٹیک دیا اور اپنے نزدیک نماز ادا کرلی۔ ذرا مشقت بھی گوارا نہیں چاہیے، فرض سر سے اُترے یا نہ اُترے''۔ (وعظ شرائط الطاعۃ)

اِس سے معلوم ہوا کہ مولانا تھانوی رحمہ اللہ کے نزدیک اس طرح سجدہ کرنے سے کوئی فرض رہ جاتا ہے جو یہی ہوسکتا ہے کہ نمازی کی ہیئت اَقْرَبُ اِلَی الْقُعُوْدِ کی ہے جس میں سجدہ نہیں سجدے کا اِشارہ کیا جاتا ہے۔